اسماعیلی وہابی دیوبندیوں کے عقائد میں تضاد

اپنے منہ مشرک اور کافر

اولیاء اکرام کے اختیارات وتصرفات کے انکار میں دیوبندی مصنف نے ''بریلوی فتنہ کاروپ'' نامی کتاب میں مولوی اسماعیل دہلوی کی کتاب ''منصب امامت'' سے ایک عبارت نقل کی اس کا ترجمہ بھی انہوں نے کیا، وہ یہ ہے:

''اور نہ ایسا ہے کہ اللہ تعالی نے عالم میں تصرف کرنے کی قدرت ان کو دی ہے اور انسانوں کے معاملات ان کے حوالے کردیئے ہوں وہ بامرالٰہی اپنی قدرت سے یہ تصرف عالم کون میں کرتے ہیں، ایسا عقیدہ رکھنا خالص کفر شرک ہے۔ جو کوئی ان اولیاء اللہ کے بارے میں یہ قبیح عقیدہ رکھے وہ بلاشبہ مشرک وکافر ہے''

بریلوی فتنہ کا نیا روپ، مطبوعہ ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور ص ۱۳۸

ایک طرف تو دیوبندی عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے اولیاء کو یہ قدرت نہیں دی کہ وہ عالم میں تصرف کریں، کسی کی مصیبت میں کام آئیں۔ اور کوئی بلا دفع کریں

مگر دوسری طرف اسماعیلی دہلوی کے عقیدہ کا خون ہوتا دیکھیں اور دیکھیں دیوبندی کسی طرح اپنے منہ مشرک اور کافر بنے۔

دیوبندی مولوی عبدالرحیم سہانپوری کا یہ دعوی ملاحظہ فرمائیں

کہ ان کو اللہ تعالی نے اس بات کی قدرت دی ہے کہ وہ فضا میں اڑتے ہوئے ایک بے جان پتلے کو صرف ہاتھ کے اشارہ زمین پر اتار لیں اس سے بات کریں اور اسے واپس کر کے بہت سے لوگوں کے سروں سے بلا ٹالیں

بحوالہ" آپ بیتی نمبر ۶ ص ۳۱۱، ۳۱۲"

ناظرین اب آپ ہی فیصلہ کریں۔ یہ اسماعیلی وہابی عقائد میں تضاد ہے یا نہیں۔

یہ اپنے منہ مشرک اور کافر ہوئے یا نہیں

جو قدرت خدا نے دیوبندی مولوی کو عطا کی ہے وہی قدرت انبیاء واولیاء کا عطا کر دے تو کفر شرک ہو جائے؟

اللہ عزوجل ہم کو ان اسماعیلی وہابی دیوبندیوں کے شر سے بچائے

ارشد القادری کی کتاب زلزلہ کا تحقیقی و تنقیدی جواب

بریلوی فتنہ کا نیا روپ

مؤلفہ

مولانا محمد عارف سنبھلی اُستاذ ندوۃ العلماء لکھنؤ

زیر نگرانی

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم



فعل اور تصرف نہیں ہوتے بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فعل اور تصرف ہوتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اس کو ان اولیاء اللہ واصحاب خدمت ہی کا فعل اور تصرف اور ان کی قدرت کا کرشمہ سمجھے تو یہ مشرکانہ عقیدہ ہوگا۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

پس آنچہ از تغیرات و تقلبات مذکورہ کہ در اقطار عالم و اطوار بنی آدم حادث میگردد ہمہ از قدرت کاملہ ایشان نیست نہ از نتائج طاقت امکانی نہ اینکہ حق جل وعلا ایشان را قدرت آثار تصرف عالم عطا فرمودہ کار و بار بنی آدم بایشان تفویض نمودہ پس ایشان بامر الٰہی قدرت خود صرف میمانید و این تصرفات گوناگوں و تغیرات بوقلموں در عالم کون بر روئے کار مے آرند کہ این اعتقاد شرک محض است و کفر بحت ہر کہ بجناب ایشان این عقیدہ قبیحہ داشتہ باشد بے شک مشرک مردود است و کافر مطرود بالجملہ نزول تقدیر الٰہی بنابر وجاہت کسے یا دعائے کسے از مقبولین امرے دیگر

پس تغیرات اور حالات میں جو تبدیلیاں (جن کا اوپر ذکر ہوا) اس عالم میں یا انسانوں کے احوال میں پیدا اور ظاہر ہوتی ہیں وہ سب ان اولیاء مقربین کی قدرت اور طاقت کا نتیجہ نہیں ہوتیں اور نہ ایسا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے عالم میں تصرف کرنے کی قدرت ان کو دے دی ہو اور انسانوں کے معاملات ان کے حوالے کر دیئے ہوں اور وہ بامر الٰہی اپنی قدرت سے یہ تصرفات عالم کون میں کرتے ہوں، ایسا عقیدہ رکھنا خالص شرک و کفر ہے جو کوئی ان اولیاء اللہ کے بارہ میں یہ قبیح عقیدہ رکھے کہ وہ اپنی قدرت سے یہ تصرفات کرتے ہیں وہ بلاشبہ مشرک و کافر ہے الحاصل کسی مقرب بندہ کے خاص

فاعتبروا یا اولی الابصار

آپ بیتی ٦

یادِ ایام ٥

جسمیں

قطب العالم حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا
محمد زکریا صاحب قدس سرہٗ نے اپنے اکابر کے
طرزِ تعلیم اور تحصیلِ علم نیز زہد و تقویٰ و اخلاص کے
واقعات و مجاہدات کو مؤثر اور دلچسپ انداز میں نہایت
تحقیق و احتیاط کے ساتھ سپردِ قلم فرمایا ہے

یہ جدید آفسٹ ایڈیشن
نظرثانی اور اضافات کے بعد طبع کیا گیا ہے

ناشر

مکتبہ مدنیہ ۱۷- اردو بازار ○ لاہور

ریزگاری واپس کرکے کہا کہ میں اب اس معاملہ کو فسخ کرتا ہوں۔ پھر میں نے کہا کہ مسجد سے باہر چلو وہاں پھر اس معاملہ کو از سر نو کریں گے۔ چنانچہ مسجد سے باہر آ کر اور روپیہ دے کر میں نے پھر ان سے ریزگاری لے لی۔ مولوی محمد رشید کی اس بات سے میرا جی بڑا خوش ہوا۔ کیونکہ ظاہر کرنا تو ضروری ہی تھا لیکن انھوں نے نہایت ادب سے ظاہر کیا۔ یہ پوچھا کر کیا یہ بیع میں تو داخل نہیں۔

(افاضات ج ۲ ص ۲۵۳)

مضمون بالا بہت طویل ہے اور میرے اکابر کا معمول اس میں بہت ہی قابل رشک ہے حقیقت میں تو یہ تواضع کے ابواب سے ہے۔ اہمیت کی وجہ سے ان واقعات کو علیحدہ لکھوا دیا اور نمونہ کے طور پر علیحدہ لکھوا لیا۔ ان سب کا مدار اپنی کم مائگی کے استحضار پر ہے۔ جتنی بھی اندر میں اپنی کم مائگی ہوگی اور اس کا استحضار ہوگا اتنا ہی زیادہ دوسروں کے اعتراض اور تنقید پر غصہ کم آئے گا۔

حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب سہارنپوری جو بڑے صاحب کشف و کرامات تھے سہارنپور ہی میں ان کا مزار بھی ہے۔ عیدگاہ سے سرسادہ کی سڑک پر جاتے ہوئے بائیں جانب ایک مسجد کے قریب ہے اور ان کے کشف و کرامات کے بہت قصے مشہور بھی ہیں۔ میرا چاندان سا تکیہ کلام تھا ہمارے کاندھلہ کے مولوی روشن علی خان اپنے بچپن میں ان کی خدمت میں رہا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ وضو کر رہے تھے۔ ایک قندیل اوپر اڑا جا رہا تھا فرمانے لگے میرے چاندا یہ دیکھا کیا جا رہا ہے۔ مولوی روشن علی صاحب نے فرمایا کہ حضرت! مجھے تو پتہ نہیں کیا ہے۔ فرمانے لگے یہ جادو جا رہا ہے اور مجھے اللہ نے یہ قدرت دی ہے کہ میں اس کو اتار لوں۔ مولوی روشن علی صاحب نے کہا کہ ضرور اتار لیں۔ حضرت شاہ صاحب نے ہاتھ سے اشارہ کیا وہ نیچے اتر آیا۔ اس میں ایک آدمی کا پتلا بنا ہوا تھا اور اس میں بہت سی سوئیاں اوپر سے نیچے تک چبھائی ہوئی تھیں۔ حضرت نے اس سے پوچھا تو کون ہے اللہ نے اس کو گویائی عطا فرمائی۔ اس نے کہا میں جادو ہوں۔ حضرت نے اس سے فرمایا کہ کہاں

سے آیا ہے اور کہاں جاوے گا۔ اس نے بتایا فلاں جگہ سے آیا ہوں فلاں کو مارنے جا رہا ہوں حضرت نے اس سے دریافت فرمایا کہ جس نے بھیجا اس کا کہنا مانے گا یا ہمارا۔ اس نے عرض کیا اب تو آپ کا ہی کہنا مانوں گا۔ حضرت نے فرمایا کہ جہاں سے آیا ہے وہیں چلا جا۔ اگلے دن معلوم ہوا کہ وہ جادو گر مر گیا۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ میں نے اس لیے کیا کہ نہ معلوم وہ اور کتنوں کو مارے گا۔

ایسے ہی ان کی کرامات و کشف کے سلسلہ کا دوسرا واقعہ بھی مشہور ہے کہ پنجاب سے حکیم نور الدین بسلسلۂ معالجہ حضرت شاہ صاحب کے پاس آئے۔ حضرت نے ان سے فرمایا کہ حکیم صاحب پنجاب میں کوئی جگہ قادیان ہے۔ وہاں سے کسی نے نبوت کا دعویٰ تو نہیں کیا؟ حکیم صاحب نے کہا کہ کسی نے نہیں کیا۔ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ وہاں سے ایک شخص نبوت کا دعویٰ کریگا۔ اور لوح محفوظ میں آپ کو اس کا مصاحب لکھا ہے۔ آپ کے اندر ایک مرض ہے (بحث کرنے کا اور الجھنے کا) یہ مرض آپ کو وہاں لے جائے گا اور آپ مبتلا ہوں گے۔ ہم تو اس وقت نہ ہوں گے مگر آپ کو پہلے سے مطلع کئے دیتے ہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور حکیم صاحب اس سے مناظرہ کرنے کے لیے گئے اور اس کے دام میں پھنس گئے اور اس پر ایمان لے آئے اور پھر اس کے خلیفۂ اول ہو گئے۔ (نعوذ باللہ منہ)

ہمارے اعلیٰ حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب رائے پوری نور اللہ مرقدہٗ انہی شاہ عبد الرحیم صاحب سہارنپوری سے بیعت تھے ان کے اجل خلفاء میں تھے۔ اس کے بعد حضرت نے امام ربانی قطب عالم گنگوہی کی طرف رجوع کیا۔ کسی نے حضرت سے پوچھا کہ آپ نے اپنے دونوں مشائخ میں کیا فرق پایا۔ تو حضرت نے جواب دیا کہ حضرت گنگوہی قدس سرہٗ کے یہاں عُجب و پندار کا سر کٹا ہوا تھا۔ درحقیقت یہ ایسا سم قاتل ہے کہ اس کی نحوست بہت ہی مہلک اور اکابر کے ہوتے ہوئے بھی اپنی نحوست دکھلائے بغیر نہیں رہتی۔ اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ حنین کی لڑائی میں سید الکونین خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہوتے ہوئے بھی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو ابتداءً مغلوب ہونا پڑا۔ فتح مکہ کے بعد معلوم ہوا کہ حنین کے کفار یعنی قبیلہ ہوازن